طوطی نامہ

ڈاکٹر صفیہ جارہ انیس، ریسرچ ایسوشیٹ شعبۂ فارسی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

خواجہ ضیاء الدین نخشبی اپنے عہد کے ایک بزرگ صوفی اور عالم شخصیت تھے۔ وہ بمقام نخشب (ایران) میں پیدا ہوئے۔ لیکن منگولوں کے حملوں کے سبب وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوکر ہندوستان کا رخ کیا۔ یہاں آکر پرسکون اور روح پرور مقام بدایوں میں مستقل طور پر سکونت اختیار کرلی۔ اپنی تمام زندگی اسی شہر کے ایک گوشہ میں علمی کاموں اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہ کر گزار دی۔ انہوں نے شیخ فرید قدس اللہ سرہ العزیز نبیرہ سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری سے مریدی کا شرف حاصل کیا اور مولانا شہاب الدین مہمرہ کے شاگرد بھی ہوئے۔ انکا انتقال بدایوں میں ۷۵۱ھ میں ہوا اور اسی شہر میں اپنے استاد شہاب الدین مہمرہ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ ان کی کئی تصانیف ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں!

طوطی نامہ، گلریز، سلک السلوک، جزئیات و کلیات، شرح دعا سریانی، عشرۂ مبشرہ لذت النسار۔

ضیاءالدین نخشبی بدایونی گمنامی کے پردے میں غائب ہوجاتے اگر ان کی عالمانہ کتابیں اور دلچسپ تصانیف دستیاب نہ ہوتیں۔ طوطی نامہ وہ معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس نے ان کی شہرت کو دوام بخشا اور آج تک یہ تصنیف مقبولیت کا درجہ حاصل کئے ہوئے ہے۔ اس کی شہرت و مقبولیت کے ثبوت میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ دنیا کی شاید ہی کوئی لائبریری ایسی ہو جس میں طوطی نامہ کا کوئی مخطوطہ موجود نہ ہو۔ مشہور کتب خانوں میں تو اس کے کئی قلمی مخطوطے موجود ہیں جیسے انڈیا آفس لائبریری کیٹلاگ میں بارہ قلمی نسخے ہیں جن کا نمبر ۷۴۳ تا ۷۵۴ ہے برٹش میوزیم کیٹلاگ میں اٹھ سے زیادہ قلمی نسخوں کا پتہ چلتا ہے۔ بوڈلین لائبریری کیٹلاگ میں ۵ قلمی نسخے ۴۴۴ تا ۴۴۸ نمبروں پر موجود ہیں۔ مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں اکیس سے زیادہ نسخے دستیاب ہیں۔ فہرست

ترکی نسخہ عالی فقلی فارسی پاکستان میں بھی کئی مخطوطوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کی لائبریری
بں طوطی نامہ کے دو قلمی مخطوطوں کا ذکر ہے۔ بے تھے زنکرد [illegible] نے اپنی
[illegible] میں صفحہ ۵۱ پر ۷۰۶ تا ۷۱۰ نمبروں پر طوطی نامہ کے مخطوطوں کا ذکر کیا ہے
[illegible] میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔ العرض اس شاہکار
صنیف کے مخطوطے کثرت سے دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں لیکن بڑے تعجب کی بات
ہے کہ یہ کتاب اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ ڈاکٹر محمد باقر نے ۱۸۹۵ء میں اس کتاب کے امرتسر سے طباعت
کے بارے میں لکھا ہے [1] لیکن اور کوئی تفصیل نہیں دی۔ نہ ہی کسی اور تذکرہ نگار نے اس کے
مطبوعہ ہونے کے بارے میں لکھا ہے؛

طوطی نامہ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کے تراجم
فارسی زبان اور ہندوستان کی مختلف زبانوں کے علاوہ یورپ کی زبانوں میں بھی ہوئے ہیں۔
شہنشاہ اکبر کی فرمائش پر ابوالفضل نے دیں صدی کے وسط میں سلیس فارسی میں اس کا خلاصہ
کیا۔ محمد قادری نے ۱۰۹۳ھ میں ضیاء الدین نخشبی کی باون کہانیوں میں سے پینتیس کا انتخاب کر کے
شرفا کی روزمرہ زبان میں لکھا [2]۔ غواصی نے ۱۰۴۹ھ میں دکھنی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ اس نے
پینتالیس کہانیوں کا انتخاب کر کے نفس مضمون میں بھی کچھ تبدیلی کی [3]۔ طوطی نامہ کا ایک مخطوطہ
دکھنی زبان میں ترجمہ کیا ہوا ۱۱۴۲ھ کا کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ میں موجود ہے لیکن اس میں مترجم
کا نام مذکور نہیں۔ اردو زبان میں سید حیدر بخش حیدری نے ۱۲۱۶ھ میں "طوطا کہانی" کے نام
سے اس کا ترجمہ کیا [4]۔ چندی چرن نے ۱۸۰۶ء میں حیدری کی طوطا کہانی کا ترجمہ "طوطا اتہاس"
کے نام سے کیا۔ [5] سی منشی نامی شخص نے بھی بنگالی زبان میں طوطی نامہ کو منتقل کیا۔

یورپ کی زبانوں میں بھی کئی ترجمے ہوئے ہیں۔ بی جیرانس نے ضیاء الدین نخشبی کے طوطی نامہ
کی بارہ کہانیوں کا ترجمہ انگریزی زبان میں ۱۷۹۲ء میں کیا جو لندن سے شائع ہوا [6]۔ گلاڈوین نے
فارسی متن کے ساتھ انگریزی زبان کا ترجمہ ۱۸۰۱ء میں کیا جو کلکتہ سے طبع ہو کر شائع ہوا [7]۔ ترکی
زبان میں سلطان سلیم اعظم (۹۲۶ھ تا ۹۷۴ھ) کے عہد میں شیخ عبداللہ آفندی نے منتقل کیا
جو ۱۲۵۲ھ میں بولاق سے اور ۱۳۰۱ھ میں قسطنطنیہ سے طبع ہوا۔ اس ترکی ترجمہ کو جارج راسین

نے جرمن زبان میں منتقل کیا جو ۱۸۵۸ء میں لیپزگ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ جرمنی زبان میں ہی پروفیسر ایکن نے ۱۸۲۲ء میں طوطی نامہ کو منتقل کیا۔ ایران میں بہت سے افسانے جو چہل طوطی کے نام سے رائج ہیں سب طوطی نامہ نخشبی سے ماخوذ ہیں۔ ای برتھلس نے روسی زبان میں طوطی نامہ کا ترجمہ کیا اور فرانسیسی زبان میں بھی اس کا مکمل ترجمہ موجود ہے جو شائع نہیں ہوا ہے۔ انگریزی زبان میں طوطی نامہ کا مکمل ترجمہ محمد اے سمارنے کیا جو ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا اس کی مطبوعہ کتاب مسلم یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ الغرض طوطی نامہ کا ہندوستان اور یورپ کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جانا اس کی غیر معمولی مقبولیت کا بیّن ثبوت ہے۔

طوطی نامہ کا ماخذ سنسکرت زبان میں ایک مشہور داستانی کتاب "سکا سپ تتی" کے نام سے ملتی ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک طوطے کی زبان سے کہی گئی ستر کہانیاں جو ضیاء الدین نخشبی کی طوطی نامہ کا ماخذ ہے۔ سکا سپ تتی کی بہت سی داستانیں پنچ تنترا اور سندباد نامہ سے ماخوذ ہیں۔ یہ دونوں کتابیں سنسکرت زبان کی قدیم ادبی داستانوں میں سے ہیں۔ پنچ تنترا پانچ حصول میں ہے اور ایسی داستانوں اور کہانیوں کا مجموعہ ہے جو شہزادوں کو زندگی کی بنیادی باتوں، سیاست کے داؤں پیچ اور اخلاقی طور طریقوں کا درس دینے کے لئے لکھی گئی تھیں حکیم برزویہ نے جو نوشیرواں بادشاہ کا درباری طبیب تھا۔ پنچ تنترا کتاب کا پہلوی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ عبداللہ ابن مقفع نے اس کو عربی زبان میں منتقل کیا۔ اور کلیلہ و دمنہ نام رکھا۔ اس کتاب کے تراجم اب دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ دوسری کتاب سندباد نامہ ہے۔ یہ پہلوی زبان میں چھٹی صدی عیسوی میں ترجمہ کی گئی اس کے بعد سریانی، عربی، فارسی، ترکی اور یونانی زبانوں میں بھی ترجمے ہوئے۔ سندباد نامہ یورپین کتابوں میں SEVEN WISE MASTERS کے نام سے مشہور ہے سب سے قدیم سکا سپ تتی چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئی جس کے مصنف کا نام نامعلوم ہے۔ سکا سپ تتی تین مصنفوں کی ہیں اور تینوں کتابیں سنسکرت زبان میں ہیں ایک دیودتا ([illegible]) اور دوسری اس سے آسان سنسکرت زبان میں جین ([illegible]) کی ہے اور تیسری جو ان دونوں سے زیادہ مشہور ہے سنتامنی بھٹا ([illegible]) کی ہے۔۱۰ جو بارہویں صدی کے آخری دور میں لکھی گئی ہے۔ ضیاء الدین نخشبی نے طوطی نامہ میں سکا سپ تتی کی تیرہ

انیوں یعنی تیسری، پانچویں، پندرھویں، اکیسویں، بائیسویں، چھبیسویں، تیسویں، اڑتیسویں
تالیسویں، اکتالیسویں، تینتالیسویں، انچاسویں اور ترسٹھویں کہانیوں کو طوطی نامہ کی تو کہانیوں
ی تیسری، پانچویں، نویں، دسویں، سترہویں، انیسویں، بائیسویں، تیئیسویں اور تیسویں
استانوں میں سما دیا ہے لہ لیکن کردار اور واقعات کو اتنا بدل دیا ہے کہ وہ سکاسپ تتی کا ترجمہ
ہیں لگتیں بلکہ ان کی اپنی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ بنیادی کردار اور واقعات کو برقرار رکھا
لیا ہے۔ البتہ ناموں کا فرق واضح ہے مثلاً مالدار تاجر کا نام سکاسپ تتی میں ہری دتا (हरि दत्त)
ہے طوطی نامہ میں "مبارک" ہے لڑکے کا نام سکاسپ تتی میں مدن ونود (मदन विनोद)
ہے لیکن طوطی نامہ میں "میمون" ہے۔ اس کی بیوی کا نام (प्रभावती) سکاسپ تتی میں ہے
طوطی نامہ میں "خجستہ" ہے۔ واقعات میں بھی تبدیلی ہے جیسے سکاسپ تتی میں ہے کہ ایک
برہمن جس کا نام تری وکرم (त्रिविक्रम) ہے وہ ہری دتا کا دوست ہے۔ وہ ایک طوطا اور
مینا ہری دتا کے پاس لایا۔ لیکن طوطی نامہ میں ہے کہ میمون نے خود بازار سے طوطا خریدا تھا اور
پھر طوطا کی تنہائی دور کرنے کے لئے مینا خریدی۔ سکاسپ تتی میں ہے کہ مینا اڑ گئی تھی لیکن
طوطی نامہ میں ہے خجستہ نے اسے زمین پر پٹخ کر مار ڈالا تھا۔ سکاسپ تتی میں ہے کہ مدن نے
اپنی بیوی کی غلطی کو معاف کر دیا لیکن طوطی نامہ میں ہے کہ میمون نے اسے قتل کر دیا تھا۔ طوطے کی
بیان کردہ داستانوں میں بھی کافی تبدیلیاں بروئے کار لائی گئی ہیں۔ جس کی بنا پر یہ کتاب سکاسپ
تتی سے مختلف معلوم ہوتی ہے۔ ضیاء الدین نخشبی کے طوطی نامہ کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان
کو سکاسپ تتی کا فارسی ترجمہ کسی نے دیکر اسے آسان زبان میں لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ وہ رقمطراز
ہیں:

"بزرگی با بندہ گفت دریں وقت کتابی مشتمل بر پنجاہ و دو حکایت بزرگی و
زعبارتی بعبارتی بردہ است و از اصطلاح ہندی بزبان پارسی آوردہ است
اما شہب مقال در مضمار اطالت دوانیدہ است و سخن را در درازی باقصی الغایت
رسانیدہ و قاعدہ ترتیب را ذوقی و قانون ترکیب را شوقی اصلاً مراعات نکردہ
است و آغاز داستان و انجام حکایت را بکلی از جای برداشتہ فروگذاشتہ اصلاً

بلاغت او را معطل داشته چنانکه قاری او از مقصود راحت بازمی یابد و سامع را مقصود استراحت کم می شود اگر تو این اصل را که اصول کتب ہند است بعبارتی معہ جزو استعارتی مسلسل و ترتیبی لایق و ترکیبی فایق بنویسی بر قاری و سامع او منت بیشمار ثابت کرده باشی"۔ (بیت)

اعلام کار افراشتن پس تخم کاری کاشتن
این نیست کاری دیگران اینکار تست اینکار تست

حکم آن بزرگ را که دل محکوم او و انقیاد کرده شد و امر او را که جان مامور اوست پر امتثال نموده آید اگرچه در بلاغت کلام آنست که کلام مطول را کوتاه کند و یا سخن کوتاه را مطول گرداند اما بنده سخن نه ہمچنان کوتاه متکلف و مطول نبشته که خواص آنرا بخوانند و نه آنچنان بی تکلف و موجز در تحریر آورده که عوام نشنوند بلکه امری که خیر الامور اوسطہا بود اختیار کرده است۔ (رباعی)

نخشبی مذہب میانه گزین
اندرین خود اشارت نبویست

کارہای میانه کاری دان امر اسلام ہم میانه رویست

بنجاه و دو افسانه بعبارت و استعارت بود امثال و بظاہر جدید نبشته شد حکایتی که بی ضبط و ربط بود آنرا مربوط و مضبوط کرده شد و حکایت چندی سمج و بی ذوق بودند بدل آں حکایت دیگر تحریر افتاد و این عروس فی الفور خاتون ظرایف را در نظر شاہان سخن برین جلوه داد ند۔ (بیت)

از بسکه تیره چو شب کرد حوادث
بنجاه و دو افسانه نبشتیم درین شب"۔ ۱۲ ؎

اس مقدمہ سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ سنسکرت زبان سے طوطی نامہ کا ادق فارسی ترجمہ موجود تھا جو درحقیقت ضیاء الدین نخشبی کے طوطی نامہ کا ماخذ ہے۔ اس کے مصنف اور زمانۂ تصنیف کے بارے میں نخشبی نے کچھ نہیں لکھا۔ وہ قدیم ترین ترجمہ اب تک ناپید سمجھا جاتا

ہے لیکن ابھی حال ہی میں محمد اے سمسار (MOHAMMADA-SIMSAR) نے تہران
لائبریری کے ایک قدیم مخطوطہ کا ذکر کیا ہے جس کا نام" جواہر الاسمار" ہے اور مصنف کا نام عماد
بن محمد ہے۔ اس کے مقدمہ میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے (یعنی مصنف کے) دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی
کہ ہندوستان کی کسی داستانی کتاب کا ترجمہ فارسی میں کیا جائے چنانچہ انہوں نے متعدد ہندوستانی
کہانیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا لیکن انہیں کوئی کتاب پسند نہ آئی آخر کافی تلاش کے بعد انکو ایک
کتاب ملی جس میں بہتر کہانیاں ایک طوطے کی زبانی بیان کی گئی تھیں۔ یہ کتاب انہیں پسند آئی اور
تمام کتاب کا ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب اس کا مطالعہ کیا تو انہوں نے اس کی کچھ داستانیں
کلیلہ و دمنہ اور سندبادنامہ سے ماخوذ پائیں۔ چونکہ دونوں مذکورہ کتابوں کی داستانیں ایران میں
زبان زد عام و خاص تھیں اس لئے ان داستانوں کو ترک کر دیا۔ کچھ داستانیں اشراف کے معیار پر پوری
نہیں اترتی تھیں چنانچہ انہیں بھی حذف کر دیا اور اس طرح اس کتاب کی ۵۲ داستانوں کا انتخاب کر کے
فارسی میں ترجمہ کیا۔" عماد بن محمد نے اس ہندوستانی زبان میں تحریر کردہ کتاب کا نام، مصنف کا نام
اور سنِ تالیف کی بابت کچھ نہیں لکھا۔ نہ ہی جواہر الاسمار کا سنِ تالیف تحریر کیا ہے البتہ وہ ایک اور
مقام پر رقمطراز ہے کہ اس نے اپنی کتاب کو علاؤالدین محمد خلجی کی لائبریری کے لئے عطیہ کے
طور پر پیش کی تھی۔ علاؤالدین محمد خلجی کا زمانہ حکمرانی ۱۲۹۶ء سے ۱۳۱۵ء تک ہے۔ اس بات سے
محمد اے سمسار نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ گمشدہ کتاب جو نخشبی کے طوطی نامہ کا ماخذ بنی تھی یہی ہے
یہ اندازہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسمیں بھی طوطی نامہ نخشبی کی طرح ۵۲ کہانیاں
ہیں جو طوطے کی زبانی بیان کی گئی ہیں مالدار شخص کا نام سعد ہے اور بیٹے کا نام سعید ہے جسکو
بدل کر ضیاءالدین نخشبی نے مبارک اور میمون کر دیا۔ سعید کی بیوی کا نام ماہ شکر ہے جس کو نخشبی
نے خجستہ لکھا ہے۔ تمام کردار اور واقعات میں بھی کافی مماثلت و مشابہت ہے۔ اسی لئے جب
شمس الدین آل محمد نے جواہر الاسمار کو ۱۹۷۳ء میں ایڈٹ کروایا تو اس کتاب کی داستانوں کو طوطی
نامہ نخشبی سے مشابہت کی بنا پر اس کا نام جواہر الاسمار سے بدل کر طوطی نامہ رکھ دیا[13]
ضیاءالدین نخشبی نے ۱۳۳۰ء میں طوطی نامہ کو لکھ کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا[14] اس کا آغاز
اس طرح کیا ہے :۔

" مناجات بہ حضرت خالق الثواب فی عشقہ او رزاق وحوش وطیور نعیم عمیم اوست خلاق ظلمت و نور عکیم و حلیم او تقدس و تعالیٰ من الصفات المسلمین وتنزہ من شماتت المشرکین۔

نظم) خدایا اہل دل را ذوق دل دہ ضیای تخشبی را شوق دل دہ
گلم از آب رحمت تازہ گردان دلم از یاد قربت تازہ گردان
نصیبم از جہان سوری دگر کن درونم روشن از نوری دگر کن
سری دہ کز سر بیگانہ باشد دلی کو با غمت ہم خانہ باشد" ۵۵

مناجات لکھنے کے بعد ایک نعت بھی لکھی اور اس کے بعد ایک مقدمہ لکھا جس میں اس داستان کو لکھنے کا سبب بیان کرنے کے بعد اس کا خلاصہ بھی لکھا۔ جس کو انہیں کے الفاظ میں مندرج کیا جاتا ہے

" وحاصل این پنجاہ و دو افسانہ آنست کہ بازرگان زادہ درخانہ طوطی و شارک گویا داشت وقتی اورا اتفاق سفری شد وقت رفتن باکدبانو خانہ گفت در غیبت من ہر کاری کہ ترا پیش آید وہر ہمی کہ تو متعرض کرد باید کہ بی مشورت ایں دو مرغ درآں کار سعی نکنی دبی رخصت این جانوران دران اقدام ننمایی الغرض در مدت غیبت این بازرگان زن اورا دل بعشق جوانی مبتلا شد وجان برنای معشوق آن مقید گشتہ شبی برسبیل مشورت بر شارک رفت کہ مرا چنیں کاری پیش آمدہ است وچنیں ہمی متعرض شدہ می خواہم کہ شبی در وثاق محبوب روم ونفس معطش را بزلال وصال او سیراب گردانم تو درین کار چہ مصلحت بینی و درین امر چہ نصیحت میدہی۔ شارک ابواب مواعظ ونصایح بکشاد او را بطریق نیک خواہان نصیحت کردن نمود اورا برگرفت و برزمین زد پس خجستہ ہمچنیں غضب آلودہ بر طوطی رفت و ہمان حال باز نمود طوطی با خود گفت اگر طریق نصیحت شارک خواہم داشت ہمان خواہم دید کہ شارک دید اگر رخصت خواہم داد او بہ بطلت وضلالت خواہد افتاد و مرا چیزی باید کرد کہ ہم جان من از ورطۂ ہلاکت خلاص یابد وہم نفس او از فسق وفجور مصئون ماند حالی از نیک خواہان او بایدنمود حکایتی کہ موافق طبع او برگرفت آن حکایت تا صبح میداشت ورفتن اورا توقف می افتاد ہم چنیں تا پنجاہ و دو شب بگذشت تا آنکہ بازرگانی از سفر برسید طوطی صورتحال باز نمود بازرگان بر فطانت ومتانت او آفرینہا کرد و آنزن را بکشت وبعد ازاں نام زن نگرفت تا آنکہ حیی وقیوم بود در دریں طریق خود را نہ پذیرفت۔

زن بد ای برادر مردہ بہتر • غمی کاری زنان ناخوردہ بہتر [۱۶]

اس کے بعد اصل داستان کا آغاز کیا اور پھر طوطی کی زبانی باون کہانیاں بیان کیں۔ جس میں بیشتر زن کی بے وفائیوں کے قصے ہیں۔ چونکہ طوطی حیلہ اور بہانہ سے خجستہ کو جانے نہیں دیتا اسی لئے عنوانات حاشیہ حیلہ شب اول، حیلہ شب دوم . . . . تا حیلہ شب پنجاہ و دویم کا عنوان بھی قائم کیا ہے۔

مثال کے طور پر چند عنوانات ملاحظہ ہوں:

"داستان میمون و خجستہ و سخن گفتن طوطی و صلاح دعا بدن میان تاجر و زن" حیلہ شب اول"

"داستان، بادشاہ طبرستان و نیانی و فدا کردن پسر خود را پیش صورت حیات بادشاہ حیلہ شب دویم:

"داستان زرگر و نجار و خیاط و زاہد دیگر چوب و مبتلا شدن ایشان برآں صورت و تکلم نمودن بتہا پیش درخت حیلہ شب ششم"

"داستان شاہزادہ ہفت و آفتی کہ از سبب کنیزک بدو رسیدہ بود و خلاص یافتن او حیلہ شب ہشتم":

"داستان شاہ شام و آزاد کردن طوطی را و آوردن طوطی میوۂ حیات از چشمہ ظلمات حیلہ شب نہم"

"داستان امیرزادۂ اول و خریدن فال نیک و خلاص دادن غوک از مار و آزاد کردن ایشان حیلہ شب ہژدہم":

اسی طرح ۵۲ عنوانات قائم کر کے مختلف داستانیں بیان فرمائیں اور ہر داستان میں خجستہ ہر شب تیار ہو کر اور خود کو زیور وں سے آراستہ کر کے طوطی سے اجازت طلب کرنے جاتی ہے لیکن طوطی بڑی خوبی سے اسے داستان میں الجھا لیتا ہے اور صبح تک داستان جاری رکھتا ہے اور خجستہ کو جانے سے باز رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر حیلہ شب ششم کی ابتداء ملاحظہ ہو۔

"چوں زرگر افلاک زر خالص آفتاب را در بوتہ مغرب کردند و نقرہ ناب ماہ از کان مشرق بیرون آوردند خجستہ خود را چوں بت زریں بانواع گوہر پیراستہ بر طوطی رفت و گفت ای طبیب مطابق و ای بسبب موافق یرقان عشق دیدۂ وقت مرا زرد کرد و غلبۂ شوق باطنہ صحت مرا در درد افگندہ اگر ایں عقود را از تو انحلالی پدید نیاید از تو چہ کار آید و اگر ایں چرخ را از تو اندمالی حاصل نشود از تو چہ غرض برآید

ودستی کہ دوستان را در وقت اندوہ دست نخواہی گرفت در اندوہ اولی و یاری کہ یار خود را در وقت اندوہ دست نخواہی گرفت در اندوہ اولی و یاری کہ یار خود را در وقت اندوہ و مصیبت یاری نخواہد داد در درد و در ماتم بہتر۔ (قطعہ)

بخشی یار روز غم باید ہر کس را زکس بر آید کار
در ہمہ عمر خود چہ کار آید اگر در روز غم نیاید کار

ای طوطی امشب مرا در رفتن دستوری دہ تا شب ہجر انرا از وصال محبوب صباحی و ہم شام حرمان را از اتصال مطلوب صباحی بخشم۔ طوطی گفت من ترا ہم در اول شب دستوری دادہ بودم تو ظاہر خود را از چہ سبب در تاب بیداری و باطنہ خود را بچہ موجب در التہاب می افگنی و عاشق مسکین را براتچہ انتظاری غرمائی من مرغی ام زیرک و ندیم پیشہ و جانوری ام حکیم اندیشہ از حکایت و اسمار من چہ کم آید واز روایت و اخبار چہ اندک زاید اگر تو ہر شب ہم چنین بحکایت و کفایت من مشغول خواہی شد کہ ہر شب از کیسہ تو خواہد رفت روز وصال کی خواہی رسید تا روزگار شام کند تو شب وصال را چاشت کن وزود تر بمروثاق معشوق روا اما در گوشہ نہاد خجستہ پرسید آن چگونہ بود طوطی گفت چنین گویند در شہر میان زرگر و نجار محبت بود محبتی کہ چون ۔ ۔ ۔ ۔"

اس طرح طوطی داستان کا آغاز کر کے اس کا سلسلہ صبح تک جاری رکھتا ہے صبح ہو جانے پر خجستہ اپنے ارادے سے باز آجاتی ہے اور دوسری شب تیار ہو کر طوطی سے اجازت حاصل کرنے پہونچتی ہے اور طوطی پھر اسے کسی نئی داستان میں حیلہ کے ساتھ مشغول کر لیتا ہے اس طرح باون راتوں کی دلچسپ داستانوں کے مجموعہ کو طوطی نامہ میں جگہ دی گئی ہے۔ جو شیریں اور سادہ، ساتھ ہی مسجع فارسی میں لکھی گئی ہے۔ اسمیں قرآنی آیات واحادیث اور اقوال بزرگان سے بھی استدلال کیا گیا ہے اور عربی و فارسی کے بہت سے ضرب الامثال سے کلام کو زینت بخشی ہے۔ نمونے کے طور پر آغاز داستان کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

" رواۃ اخبار و دہات اسمار چنین گویند کہ در ایام بالیہ و روزگار حالیہ در شہری از شہرہای ہند بازرگانی بود مبارک نام با مال و منال و نعمت و حشمت او را نبود در تمنای " رب لا تذرنی فردا " شعار خود ساختہ بود و در ہوس فرزند " رب ھب لی من لدنک ولیا " دثار خود پرداختہ

اوازافق سعادت واجابت صبح او بدمید و بشارت "انا نُبشّرک بغلام" بگوش وقت رسید درخانہ او پسری تولد شد چگونہ پسری کہ اشارت شدہ است بہ پسر.

(بیت) گوئی بزمین ستارہ آمد یوسف بجہان دوبارہ آمد" ۱۸ ؎

طوطی نامہ میں ضیاء الدین نخشبی نے اپنے تین سو سے بھی زائد بر موقع رنگین اشعار اور قطعات سے کلام کو مزین فرمایا. بیشتر قطعات میں عرفانی اور متصوفانہ رنگ میں نصیحت کا پیرایہ اختیار کیا ہے. لیکن نصیحت خود کو مخاطب کرکے کی ہے جو پند و نصیحت کرنے کا ایک دلکش انداز ہے چند قطعات ملاحظہ ہوں!

نخشبی خیز باز مانہ بساز
ورنہ خود را نشانہ ساختن است
زیرکان جہان چنیں گویند
زیرکی باز مانہ ساختن است

نخشبی دانش از ہمہ بہتر
کیست کو در حمایت و آتش
جسہ کہ حقیر تر باشد
بگذرد در حمایتِ دانش

نخشبی ہر کہ ہست در عالم
خواہ نیک است خواہ بد باشد
طبع او با کسی نیا میزد
میل ہر کس بجنس خود باشد

نخشبی مرد با درم نیکو
مفلسا نرا درونست باصد پیچ
قیمتی خلق از درم باشد
آدمی بی درم نیرزد ہیچ

نخشبی از دام جہان شد قلب
گرگ ایام را تو چون برہ
سرہ با قلب ہر کہ آمیزد
ترک این قلب گیر کر سرہ

ختم شد

حوالہ جات

ا۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند جلد سوم (۱۰۰۰-۱۵۲۶ء) از ڈاکٹر محمد اکبر وحید میرزا۔

۲۔ [illegible]

۳۔ طوطی نامہ از غواصی۔ مرتبہ میر سعادت علی رضوی ایم۔ اے ۱۳۵۷ھ

۴۔ [illegible] LIBRARY CATALOGUE [illegible] 144

۵۔ مقدمہ طوطی نامہ از غواصی، مرتبہ میر سعادت علی رضوی۔

۶۔ [illegible]

۷۔ ایضاً۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ "تاریخی مقالات" از پروفیسر خلیق احمد نظامی ص: ۹۸

۱۰۔ [illegible]

۱۱۔ [illegible] TALES OF HARKAT" BY [illegible]

۱۲۔ مقدمہ طوطی نامہ۔ قلمی

۱۳۔ یہ کتاب شعبۂ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سیمنار میں موجود ہے۔

۱۴۔ طوطی نامہ، قلمی

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً